نوحہ

شہؑ کی مجلس ہو جہاں، چلی آتی ہیں وہاں ایک بیٹی ایک ماں
ہیں سرِ فرشِ عزا، آج بھی نوحہ کُناں ایک بیٹی ایک ماں

ذکر فروؑا کی نشانی کا جہاں ہوتا ہے
ذکر اکبرؑ کی جوانی کا جہاں ہوتا ہے
ہائے کرتی ہیں وہاں، دیر تک آہ و فغاں، ایک بیٹی ایک ماں

یادِ اصغرؑ میں بڑی دیر تلک روتی ہیں
پاس جھولے کے کھڑی دیر تلک روتی ہیں
کس طرح بھولیں بھلا، خشک ننھی سی زباں، ایک بیٹی ایک ماں

کس نے اِس چاندؑ کو بیدردی سے ماری برچھی
کس نے اکبرؑ کے کلیجے میں اُتاری برچھی
بین کرتی ہیں یہی، ہائے اے شیرِ جواں، ایک بیٹی ایک ماں

جُھک گئے مشک پہ تیروں میں، ہوئے بازو قلم
چھد گئی مشک، بہا پانی، ہُوا ٹھنڈا علم
شیر دریا پہ گِرا، در پہ خیمے کے یہاں، ایک بیٹی ایک ماں

بالیاں چھنتے ہوئے دیکھ رہی ہیں ہائے
چادریں لُٹتے ہوئے دیکھ رہی ہیں ہائے
بھول سکتی ہیں کہاں، جلتے خیموں کا دھواں، ایک بیٹی ایک ماں

بیڑیاں جلتی ہوئی قافلہ سالار کی ہیں
ایڑھیاں خون میں ڈوبی ہوئی بیمار کی ہیں
پشت پہ دیکھتی ہیں، تازیانوں کے نشاں، ایک بیٹی ایک ماں

در بہ در، خاک بہ سر، تشنہ دہن، بے چادر
ہاتھ پابندِ رسن، سر پہ برستے پتھر
سوچتی ہیں وہ کہاں اور بازار کہاں، ایک بیٹی ایک ماں

بے خطا دونوں ہی دنیا میں ستائی گئی ہیں
بے خطا ظلم کے دربار میں لائی گئی ہیں
کس سے فریاد کریں، اب کہاں پائیں اماں، ایک بیٹی ایک ماں

اشک مظہرؔ وہ بہاتی ہیں عزاخانوں میں
اب بھی رضوان وہ آتی ہیں عزاخانوں میں
ہے غمِ تشنہ دہاں، جن کے چہروں سے عیاں، ایک بیٹی ایک ماں

شاعرِ اہلِ بیتؑ مظہرؔ نقوی